



سوال

نماز کے فرائض و ارکان سے مراد کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز کے فرائض و ارکان سے مراد کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز کے فرائض و ارکان سے مراد نمازی کے وہ اعمال اور بیانات مراد ہیں جن کی ترکیب اور مجموعہ سے نماز کی بیست کذائی بنتی ہے اگر ان میں کوئی ایک عمل اور بیست ترکیبی رہ جائے تو نماز نمازی نہیں رہتی اور نہ شرعاً معتبر، اور وہ یہ ہیں:

۱۔ النیۃ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأْمُرُوا بِالْإِسْلَامِ وَاللَّهُ يَخْلُصِنَ لَهُ الَّذِينَ... ۱... الیبتہ

”انہیں اس کے سوا کوئی اور حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(إِعْمَالُ الْعَمَلِ بِالنِّيَّاتِ) (صحیح البخاری: باب کیت کان بدہ الوعی ج ۱ ص ۲)

”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔“

یعنی اعمال کا قبول و عدم قبول نیتوں پر موقوف ہے، مگر اس نیت کا معنی قصد اور عزم ہے جس کا محل دل ہے زبان نہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور کسی صحابی سے زبان سے بول کر نیت کرنا ہر گز ثابت نہیں۔ لہذا نیت مروجہ کے الفاظ نری بدعت ہیں۔



۲۔ تکبیر تحریرہ :

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

ان النبی ﷺ قال «مستنح الصلوة الطهور، وتحریرنا الکبیر، وتخلینا التظیم» (رواہ الشافعی واحمد والیوادود وابن ماجہ والترمذی وقال هذا صحیح شیخی فی هذا الباب۔)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی چابی وضو ہے اور اس کا آغاز اللہ اکبر سے اور نماز سے فراغت السلام علیکم ہی سے ہے اور تکبیر سے مراد اللہ اکبر ہی ہے کوئی دوسرا کلمہ اللہ اعظم یا اللہ الاکبر یا اللہ الکبیر ہر گز ثابت نہیں اور نہ یہ کلمات اس کا بدل ہیں۔

۳۔ قیام :

فرض نماز میں قیام بھی نماز کا رکن ہے اگرچہ قیام کی رکنیت کتاب و سنت کی نصوص صریحہ متواترہ سے ثابت ہے۔ تاہم مزید برآں اس کی رکنیت پر امت کا اجماع بھی ہو چکا ہے مثلاً: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ۲۳۸**... البقرة اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے رہا کرو۔ یہ آیت قیام کی رکنیت پر نص صریح ہے :

عن عمران بن حصین قال كانت بی یواسیر فانت النبی ﷺ عن الصلوة فقال صل كما قالان لم تستطع فاعدا۔ الحدیث۔ (الجامع الصحیح البخاری: باب اذالم یطقن قاعدا علی علی بن جبہ جلد ۱، ص ۱۵)

”جناب عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یواسیر کا عارضہ لاحق تھا، میں نے نماز کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیسے پڑھوں؟ تو آپ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ اگر کھڑے نہ ہو سکو تو بیٹھ کر پڑھ لیا کرو، اگر بیٹھ نہ سکو تو کروٹ کے بل پڑھ لو۔

۴۔ قراءت فاتحہ :

ہر فرض و نفل نماز کی ہر رکعت میں مقتدی اور امام اور منفرد پر سورۃ فاتحہ کا پڑھنا بھی رکن ہے نماز سری ہو یا جہری ہو۔ جیسا کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :

ان النبی ﷺ قال لا صلوة لمن لم یقرأ بفاتحہ الكتاب۔ الجامع الصحیح بائ وخب القراءۃ لایام والناموم فی الصلوات کما فی الحضر والشرف، فہا یخبرنا ذہاب عنہ (جلد ۱ ص ۱۰۳)

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس آدمی کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا۔ اس مضمون کی اور بھی پیش از پیش احادیث مروی ہیں جو فاتحہ کی رکنیت پر بالصرحت دلالت کرتی ہیں۔ فلا مجال للخلاف ولا موضع لہ

۵۔ رکوع :

اللہ تعالیٰ کا فرمان واجب اذہان ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا ۷۷... الحج

”اے ایمان والو! رکوع اور سجدے کرتے رہو۔“

حدیث رفاعہ بن رافع (مسیبی الصلوة) کی حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

ثم ارفع يدي لظمتي زاكماً - (سنن أبي داود باب صلوة من لا يقم صلياً في الركوع والسجود ج ١ ص ١٣١ وعون السجود ص ٣٢١)

”پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔“

٦۔ رکوع کے بعد الاقیام :

حضرت عائشہ فرماتی ہیں :

وكان إذا رفع رأسه من الركوع لم يمتد يديه حتى يستويهما - (صحیح مسلم : باب ما صح من صلوة الرجل ج ١ ص ١٩٣)

”جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو جب تک آپ پوری طرح کھڑے نہ ہو جاتے سجدہ نہ کرتے۔“

٢۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

كان إذا رفع من الركوع انصب قائماً - (صحیح مسلم : ج ١ ص ١٨٩)

”آپ رکوع کے بعد اجمعی طرح سیدھے کھڑے ہوتے۔“

٣۔ قال أبو حمزة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رفع رأسه من الركوع ج ١ ص ١١٠

”کہ رسول اللہ ﷺ رکوع سے اٹھتے تو اس طرح سیدھے ہو کر کھڑے ہوتے کہ کمر کی تمام ہڈیاں اپنی اپنی جگہ لوٹ کر ٹھہر جاتیں۔“

٤۔ سجدہ :

اس کی دلیل قرآن عزیز کی وہی نص صریح ہے جو رکوع کی رکینیت کے اثبات نمبر ٥ میں تحریر ہو چکی اور رفاعہ بن رافع کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا :

((ثم اجهد يدي لظمتي ساجعاً)) (سنن أبي داود : باب صلوة من لا يقم صلياً في الركوع والسجود ج ١ ص ١٣١)

”پھر پورے اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو۔“

بہر حال فرض اور نفل نماز کی ہر ایک رکعت میں مع الاطمینان دو سجدے فرض اور رکن ہیں اور اعضائے سجدہ سات ہیں۔ ناک سمیت چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں۔“

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال النبي صلى الله عليه وسلم : «أمرت أن أجد على بني أعظم على الجحيم، وأشار بيده على أنفه واليدان والركبتين، وأطراف القدمين» - (ابن ماجه الصحيح : باب السجدة على الأنت ج ١ ص ١١٢، الدرر القطنی مع المعنى، ج ١ ص ٣٣٨)

”ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے سات پنڈلیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ملا ہے وہ یہ ہیں : پیشانی، ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں۔“

۸۔ آخری قعدہ :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اس کی رکنیت اور فرضیت کی تصریح فرماتے ہیں :

قال : لما تقول قبل أن يفرض القنيت : السلام على الله السلام على خير خلقه وميكائيل ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " لا تقولوا هذا ولكن قولوا التيات لله وذكره - (رواه الدارقطني وقال اسناده صحيح - المحدث باب في ان القنيت في الصلوة فرض ج ۲ ص ۲۸۲ ، اخرج الدارقطني ج ۱ ص ۳۵۰ ، والبيهقي صحاحه رحمه بغير ضيق القنيت - نيل الاوطار ج ۲ ص ۲۸۰)

یہ نماز کی آخری رکعت میں سجدہ کے بعد قعدہ میں تشہد پڑھنا فرض ہے۔

السید محمد سابق مصریٰ تصریح فرماتے ہیں :

الثابت المعروف من حديث النبي ﷺ أنه كان يعتقد التقويم الأخير ويلتزم فيه التقويم - قال ابن قدامه موصدا يدل على أنه فرض بعد ان لم يكن مفروضاً - (فضة السنية)

”رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل اور معمولی مبارک سے یہ بات بہر حال ثابت اور معروف ہے کہ آپ آخری قعدہ پڑھ کر تشہد پڑھا کرتے تھے۔ ابن قدامہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا حدیث و لکن قولوا التیات اللہ ارقام فرمانے کے بعد کہتے ہیں کہ یہ روایت قعدہ اخیر کی رکنیت کی دلیل ہے۔“

۹۔ سلام :

اس کی دلیل حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جو تکبیر تحریمہ کی رکنیت کی بحث میں مرقوم ہے :

عن علي رضي الله عنه، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : «مفتاح الصلاة الطهور، وشريحنا التكبير، وتخليتنا القنيت» (رواه احمد والشافعي والبودادوي وابن ماجه والترمذي وقال حد صحيح في الباب واحد)

”نماز کی چابی وضو، اس کا آغاز اللہ اکبر اور فراغت کا واحد ذریعہ دو طرفہ سلام ہے۔“

۲۔ وعن عامر بن سعد عن ابيه قال كنت اري النبي ﷺ يسلم عن يمينه وعن يساره حتى يرى بياض فمه - (رواه احمد ومسلم والشافعي وابن ماجه)

۳۔ وعن وائل بن حجر قال سميت مع رسول الله ﷺ كان يسلم عن يمينه والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته - قال الحافظ ابن حجر في بلوغ المرام رواه البودادوي باسناد صحيح - (فضة السنية : ج ۱ ص ۱۱۹)

”وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ پھر آپ نے دائیں جانب چہرہ پھیر کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے الفاظ فرمائے۔“

لیجئے جناب! یہ ہیں وہ ارکان الصلوٰۃ و فرائضہا جو کتاب اللہ العزیز اور احادیث صحیحہ حسنہ مرفوعہ، متصلہ غیر معللہ ولا شاذہ سے ثابت اور محقق ہیں۔ میں نے بتوفیق اللہ و حسن عونہ کوئی ایسا عمل اور رکن نہیں چھوڑا جو نماز کی ہیئت کذاتی میں شامل ہو اور رسول اللہ ﷺ سے مروی اور منقول صفۃ الصلوٰۃ کا جزو اور حصہ ہو۔ لہذا معترض حضرات ان ارکان کے تناظر میں بنظر امان حضرت مولانا عبدالغفور حفظہ اللہ کی ادا نگلی کا جائزہ لے کر خود انصاف کریں کہ ان کا موقف کہاں تک درست ہے؟ جہاں تک اس ناچیز راقم السطور نے مولانا مدوح کی نماز کی ہیئت کذاتی کا معائنہ کیا ہے تو میں علی وجہ بصیرت کہتا ہوں کہ مولانا کمزور تر ہے۔

آخر میں ایک اصولی بات یاد رکھیں کہ جس کی اپنی نماز ہو جاتی ہے اس کی اقتدائی بالاتفاق جائز ہے۔ کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرض موت میں پڑھ کر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام کو جو نماز پڑھائی تھی وہ صحیح ادا نہیں ہوئی حالانکہ آپ نے قیام نہیں کیا تھا جو کہ نماز کا اعظم ترین رکن ہے۔



هدایا عنذی والندرا علم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج 1 ص 438

محدث فتویٰ